بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ **الفضل** لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم چہارشنبہ

۷ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۰ھ

شرح چندہ: سالانہ چندہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½، فی پرچہ ۱؎

جلد ۳۹/۵ ۔ ۱۳ احسان ۱۳۳۰ ہش ۔ ۱۳ جون سنہ ۱۹۵۱ء ۔ نمبر ۱۳۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

اے میرے دل احمد کا ذکر کر۔ جو ہدایت کا چشمہ اور دشمنوں کو فنا کرنے والا ہے۔ جو مہربان ہے کریم ہے اور محسن ہے۔ بخششوں اور سخاوت کا سمندر ہے چودھویں کا چاند ہے۔ نورانی ہے اور روشن ہے۔ ہر بات میں اس کی تعریف کی گئی ہے۔ اس کا احسان دلوں کو مائل کرتا ہے۔ اور اس کا حسن پیاس کو بجھاتا ہے۔ ظالموں نے اپنے ظلم کی وجہ سے اس کو سرکشی سے جھٹلایا اور حق ایسی چیز ہے۔ کہ ممکن نہیں کہ مخلوقات اسکا انکار کرسکے۔ جب کہ وہ ظاہر ہو۔ (کرامات الصادقین ص ۲۸ و ۲۹)

چین کے لئے پاکستانی سفیر کا تقرر

کراچی ۱۲ جون:۔ وزیر خارجہ آنریبل چوہدری ظفر اللہ خان نے آج اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ کہ چین کی عوامی حکومت کے لئے پاکستانی سفیر کی نامزدگی کا اعلان آئندہ چند ہفتوں کے اندر اندر کردیا جائے گا۔ پاکستان کے ناظم الامور پہلے سے ہی چین کے دارالحکومت میں مقیم ہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ جون: جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ہندوستان پُرامن حل کے تمام ذرائع کو ٹھکرا چکا ہے۔ اب اسے نتائج کی ذمہ داری قبول کرنا ہوگی

(ظفر اللہ خان)

کراچی ۱۲ جون:۔ پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر ہندوستان بین الاقوامی معاہدوں کی اسی طرح خلاف ورزی کرتا رہا تو پاکستان مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طریق پر حل کرنے کے لئے ہر قسم کی ضروری کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ آپ نے یہ اعلان آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کے حالیہ بیان کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ آپ نے فرمایا پاکستان نے کشمیر اور دیگر متنازعہ فیہ مسائل کے بارے میں ہر ہر مرحلہ پر ہر ممکن رعایت سے کام لیا۔ تاکہ ان کا کوئی نہ کوئی پُرامن حل نکل آئے۔ لیکن ہندوستان پُرامن حل کے ہر معقول اور دیانتدارانہ طریقہ کو ٹھکراتا گیا۔ اسے اپنی مسلسل ہٹ دھرمی اور خلاف انصاف روش کے نتائج کی ذمہ داری بھی قبول کرنا پڑے گی۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے حالیہ بیان میں سلامتی کونسل کے نمائندے ڈاکٹر فرینک گراہم سے تعاون نہ کرنے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ پنڈت نہرو تمام سابقہ وعدوں کو بھول رہے ہیں۔ سلامتی کونسل کی آخری قرارداد میں جس کے ماتحت ڈاکٹر گراہم یہاں آرہے ہیں۔ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ وہ ان سابقہ قراردادوں کی روشنی میں ہی مرتب کی گئی ہے۔ جنہیں ہندوستان بھی منظور کرچکا ہے۔ نیا نمائندہ اس لئے بھیجا جارہا ہے کہ وہ آزاد و غیر جانبدار استصواب سے پہلے فوجیں ہٹانے کا بندوبست کریں اور اگر اس میں کامیابی نہ ہو سکے۔ تو قرارداد وں کے بعض حصص کے مفہوم کے متعلق اختلافات کو مرتب کریں۔ تاکہ کسی ثالث کے ذریعہ ان کا فیصلہ کرایا جائیگا اگر ہندوستان کو ثالثی کی تجویز بھی منظور نہیں ہے۔ تو پھر وہ بتلائے۔ کہ مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ہونے کے بعد اس کے نزدیک اس مسئلہ کو حل کرنے کا طریق کونسا ہے؟ ایک طرف وہ ثالثی کی تجویز کو مسترد کرتا ہے۔ دوسری طرف وہ کوئی متبادل تجویز بھی پیش نہیں کرتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کو حل کرنا نہیں چاہتا

اس سلسلے میں وزیر خارجہ نے مزید فرمایا کہ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے باہمی تنازعات کے بارے میں پنڈت نہرو نے از خود یہ تجویز پیش کی تھی کہ انہیں ثالثی کے ذریعہ حل کرا لیا جائے۔ اسی طرح ہندوستان کے بہت سے دستوروں میں یہ مذکور ہے کہ ہندوستان بین الاقوامی معاہدوں کا پورا احترام کریگا اور اگر کبھی اختلاف رونما ہوا تو اسے ثالثی کے ذریعہ حل کرائیگا عجیب بات ہے کہ جس تجویز کو پنڈت نہرو خود صحیح تسلیم کرتے ہوئے دوسروں کو اسے اختیار کرنے کی تلقین کرتے رہے ہیں آج خود اپنے معاملہ میں انحراف کر رہے ہیں۔

پنڈت نہرو نے اپنے بیان میں کہا تھا۔ کہ وہ کشمیر کے بارے میں دلیلوں سے ہر شخص کو اپنا ہم خیال بنا سکتے ہیں اس کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے فرمایا۔ اب تک انہیں کافی مواقع مل چکے ہیں خود سلامتی کونسل ساڑھے تین سال سے ان کے نمائندے کی دلیلیں سنتی رہی ہے جس میں سولہ ملکوں کے نمائندے شریک تھے۔ پھر کشمیر کمیشن مسٹر اوون ڈکسن اور دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کے سامنے اپنی دلیلیں پیش کرنے کا (باقی دیکھو صفحہ ۸)

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

ڈاکٹر گراہم اس ماہ کے آخر تک پہنچ جائینگے

کراچی ۱۲ جون۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے ایگزیکٹو اسسٹنٹ آج کراچی پہنچے۔ آپ نے بتایا۔ کہ ڈاکٹر فرینک گراہم ۲۵ ۔ ۲۶ جون کو برِ اعظم ہندو پاکستان پہنچ جائیں گے۔ امید ہے کہ دونوں حکومتیں ان سے پورا تعاون کریں گی۔ آپ نے یقین دلایا۔ کہ ۳۰ مارچ کو حفاظتی کونسل نے جو قرارداد منظور کی تھی۔ اس پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔ آپ مسٹر لیاقت علی خان وزیر اعظم اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ سے ملیں گے۔

نیپال کو پنڈت نہرو کا انتباہ

دہلی ۱۲ جون:۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ اگر نیپال نے کسی ایسی حکومت سے تعلقات قائم کئے۔ جس کی پالیسی ہندوستان کے مفاد کے خلاف ہے تو حکومت ہند یقیناً اسے پسند نہیں کرے گی۔

عرب لیگ ایران کے ساتھ ہے

سمرنا ۱۲ جون:۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا آج سمرنا پہنچ گئے۔ آپ یہاں عرب ممالک اور ترکی کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے سلسلے میں تشریف لائے ہیں۔

آپ نے ایک بیان میں کہا۔ گذشتہ تیس برس سے ترکی اور عرب ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات رہے ہیں۔ اب اس امر کی ضرورت ہے۔ کہ ان تعلقات کو زیادہ مستحکم کیا جائے۔ ایران کے تیل کے تنازعہ کے سلسلے میں آپ نے کہا کہ عرب لیگ پورے طور پر ایران کے ساتھ ہے۔ ایران جو کہے گا۔ عرب لیگ اسے پورا کرے گی۔

مختصرات

دہلی ۱۲ جون:۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیش مکھ نے ایک بیان میں کہا حکومت ہند۔ بہر صورت سکے کی قیمت میں اضافہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ہم اس صورت میں ایسا کریں گے۔ جب کہ دوسری حکومتیں بھی اس معاملہ پر نظر ثانی کریں۔

واشنگٹن ۱۲ جون۔ پاکستان کے محکمہ زراعت کے پانچ صوبائی اور مرکزی افسر آج امریکہ پہنچ گئے۔ یہ افسر زراعت کے متعلق ٹریننگ لیں گے۔ ان کے جملہ اخراجات کا انتظام امریکہ نے خود کیا ہے۔

مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کا اعلان

کراچی ۱۲ جون:۔ پاکستان مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمانی بورڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو اصحاب پنجاب اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں مسلم لیگ کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ۲۵ جون تک اپنی درخواستیں بھیجدیں۔ درخواست کے ہمراہ پانچ سو روپیہ بطور ضمانت دینا ہوگا۔

ڈھاکہ ۱۲ جون:۔ پاکستان ہوائی فوج کے کمانڈر انچیف مشرقی پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے یہاں پہنچے۔ آپ نے ایک تقریر کرتے ہوئے نوجوانوں کو ہوائی تربیت حاصل کرنے کی تحریک کی۔

قومی ملکیت بنانے کے متعلق ایران کا حق تسلیم کیجئے

تہران ۱۲ جون:۔ صدر ٹرومین نے حکومت ایران سے جو ذاتی اپیل کی تھی۔ آج اس کا جواب شائع کردیا جائیگا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں حکومت ایران نے یقین دلایا ہے۔ کہ وہ تیل کے مسئلہ کو پرامن طریق سے حل کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگی۔ مگر بیرونی حکومتوں کا بھی فرض ہے کہ مذکورہ تیل کمپنی کو قومی ملکیت بنانے کے متعلق ایران کا حق تسلیم کریں۔

انڈونیشیا سے خیر سگالی کا ایک وفد پاکستان آرہا ہے

کراچی ۱۲ جون:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشیا کا ایک پارلیمانی وفد تین دن کے لئے خیر سگالی کے دورے پر اگلے ہفتہ پاکستان آرہا ہے۔ یہ وفد چھ ممبروں پر مشتمل ہوگا۔ اور اس کی قیادت مشجومی پارٹی کے ایک لیڈر کریں گے۔

دوران قیام میں وفد الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل۔ خان لیاقت علی خان وزیر اعظم چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ اور مجلس دستور ساز کے صدر مسٹر تمیز الدین خان سے ملاقات کرے گا۔ نیز پاکستان کی ہوائی فوج کے مرکز اور ریڈیو پاکستان کا معائنہ بھی کرے گا۔ واضح رہے کہ حال ہی میں مسٹر تمیز الدین کی قیادت میں پاکستان کا ایک وفد بھی انڈونیشیا کے دورے پر گیا تھا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے پاکستان ٹائمز پریس سے چھپوا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور

تعلیم الاسلام کالج میں داخلے کے سلسلہ میں احباب جماعت کی یاددہانی کے لئے حضور ایدہ اللہ کا ایک ارشاد شائع کیا جاتا ہے:۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ ساتھ ملتی رہے:۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

نوٹ:۔ داخلہ شروع ہے ۱۴ جون تک جاری رہے گا۔ یہ افواہ غلط ہے کہ کالج لاہور سے منتقل ہو رہا ہے۔

پرنسپل

دعائے مغفرت

قاضی عطا محمد صاحب پٹواری بعارضہ پیچش کئی ماہ سے بیمار تھے۔ ۲۱ مئی ۱۹۵۱ء کو بغرض علاج ربوہ آئے اور ۵ جون ۱۹۵۱ء کو بوقت صبح داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے داماد تھے اور ۱۹۳۳ء میں بیعت کی تھی۔ احباب ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

عبد الحمید آصف جنرل سیکرٹری ربوہ

ضروری اعلان

حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضور کی صحت کی خرابی کے پیش نظر تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ پہلے سے منظوری حاصل کئے بغیر کوئی ملاقات نہ ہو سکے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ "میں ایک ماہ سے بخار میں مبتلا ہوں۔ سلسلہ کا کام بھی اسی حالت میں کرنا پڑتا ہے ملاقاتیں نہیں ہو سکتیں۔ ایسی حالت میں ملاقات پر زور دینا ظلم ہی نہیں قتل کے مترادف ہے مگر جماعت اس سے گریز نہیں کرتی"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین)

ربوہ میں زنانہ کالج کا اجراء

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ربوہ میں لڑکیوں کا کالج کھل گیا ہے جس کا نام جامعہ نصرت ہے۔ داخلہ تین جون سے شروع ہو چکا ہے۔ جو دس دن تک جاری رہے گا۔ کالج کے پراسپکٹس وغیرہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں ۱۴ جون بروز جمعرات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کالج کا افتتاح فرمائیں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو اپنے کالج میں داخل کریں۔ تا کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ دینی تعلیم اور دینی ماحول حاصل کر سکیں

مریم صدیقہ ڈائریکٹرس جامعہ نصرت ربوہ

ہم جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے ہر چھوٹے بڑے کو اس تحریک سے پوری طرح باخبر کر کے اس کی اہمیت کو واضح کریں۔ تا کوئی فرد اس بابرکت اور اہم تاریخی تحریک پر شامل ہونے سے محروم نہ رہے۔

ناظر بیت المال قادیان

ہندوستان کے واقفین تحریک جدید فوری طور پر متوجہ ہوں

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مطالبہ وقف زندگی پر لبیک کہتے ہوئے ہندوستان کے جن احباب نے اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کی ہوئی ہیں۔ اور ابھی تک تحریک جدید کی طرف سے ان کے سپرد کوئی معین کام نہیں کیا گیا انکو بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنے مفصل کوائف اور موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

نیز سلسلہ کی بعض مرکزی ضروریات کے لئے فوری طور پر میٹرک پاس یا اس سے اوپر تعلیم یافتہ واقفین کی ضرورت ہے۔ لہذا ہندوستان کی جملہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان کو تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں ایسے نوجوان مخلصین کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائیں۔ اور وقف کی درخواستیں معہ مکمل کوائف دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

احمدی نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ وقف کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنی حقیر جان کو خدمت سلسلہ کے لئے پیش کر کے اس بات کا عملی طور پر ثبوت دیں کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید قادیان)

ہندوستان کے احباب تحریک چندہ خاص میں مقررہ شرح کے مطابق وعدے بھجوائیں

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے متفقہ فیصلہ اور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے ساتھ اخراجات سلسلہ کے مقابل پر کمی آمد کو پورا کرنے کے لئے چندہ خاص کی تحریک ایک سے زائد بار جماعتوں میں کی جا چکی ہے۔ اور اس تحریک کا اعلان بھی بذریعہ اخبار الرحمت کئی بار کیا جا چکا ہے۔ مگر ابھی تک جماعتوں کی طرف سے وعدوں اور وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ کئی ایک جماعتوں نے تا حال اس تحریک میں اپنے وعدے نہیں بھجوائے۔ اور متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کے وعدے مقرر کردہ شرح (یعنی ۱/۲ آمد ایک ماہ) کے مطابق نہیں ہیں۔

احباب جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مبلغ ۷۰ ہزار روپے چندہ خاص بشمول اخراجات تعمیر چار دیواری بہشتی مقبرہ، کا مطالبہ آمد و خرچ کا حساب لگانے کے بعد معین کمی کو پورا کرنے کے لئے کیا گیا تھا اور نصف آمد ایک ماہ وعدہ کی شرح بھی اس کے اندازہ سے رکھی گئی تھی۔ لہذا اپنی مرضی سے کچھ رقم کا وعدہ کر دینے سے وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی۔ جو پابندی شرح کے ساتھ حاصل کرنا مقصود ہے۔ اور نہ ہی افراد کو قربانی کا اعلیٰ ثواب حاصل ہو سکتا ہے جب تک کہ قربانی مرکز کی طرف سے عائد کردہ جملہ شرائط کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہ کی جائے

پس ہر سچے احمدی کا فرض ہے کہ وہ سلسلہ کی موجودہ مالی مشکلات کا صحیح احساس کرتے ہوئے اپنی ذمہ واری کو ادا کرے۔ اور اپنی ذاتی اور خاندانی مشکلات کو نظر انداز کرتے ہوئے قربانیوں کے معیار کو وقت کی ضروریات اور مرکز کے مطالبہ کے مطابق بڑھاتا چلا جائے۔ اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دے۔ کہ وہ درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہے

ایسی جماعتیں جنہوں نے اپنے وعدے تا حال نہ بھجوائے ہوں انکو چاہیئے کہ بلا مزید تاخیر اس کی طرف توجہ کریں۔ اور وہ جماعتیں جن کے وعدے شرح کے مطابق نہ ہوں یا افراد کے لحاظ سے نامکمل ہوں ان کا فرض ہے۔ کہ وہ وعدوں کی ترمیم اور تکمیل کر کے جلد نظارت ہذا کو اطلاع دیں ہم

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۱۳؍جون ۱۹۵۱ء

سائنس —— فلسفہ —— الہام

کل ہم نے ان کالموں میں مسٹر برٹرینڈرسل کا ایک اقتباس درج کیا تھا اور بتایا تھا کہ مغرب کا یہ مشہور فلسفی صداقت کے دروازہ کے قریب پہنچ چکا ہے۔ مگر اس میں جرأت نہیں کہ آگے بڑھ کر اس دروازہ کو کھٹکھٹائے اس کا طرز فکر عقلیتی ہے۔ اس نے جس ماحول میں تربیت پائی ہے وہ سیکولرزم کی پیداوار ہے وہ اس سے آگے نہیں جانا چاہتا۔ کہ سائنس ایک حتمی اور معین علم پر مبنی ہے۔ اور اس سے اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان تجربہ اور مشاہدہ سے سائنس کے نتائج کو ثابت کر سکتا ہے۔

جہاں تک علم تجربہ اور مشاہدہ کے نتائج پر مبنی ہے۔ مسٹر رسل کے اور تمام سائنسدانوں اور فلسفیوں کے فیصلہ کے مطابق حتمی اور معین علم ہے اس کے حدود مادہ اور ان تاثرات تک ہیں۔ جو انسان کے ظاہری حواس خمسہ، دیکھنے۔ سننے۔ سونگھنے۔ چکھنے اور چھونے کے متعلق ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مادی دنیا ان حواس خمسہ سے ہی ہم محسوس کر سکتے ہیں۔ اس لئے مادی دنیا کا جو علم ہمیں ان حواس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کو ہم معین اور حتمی کہتے ہیں۔ اور چونکہ سائنس اپنے تجربات اور مشاہدات میں انہی حواس سے کام لیتی ہے۔ اس لئے علماء کے نزدیک سائنس کا علم معین اور حتمی علم ہے۔

مسٹر رسل فرماتے ہیں کہ اس معین اور حتمی علم کے علاوہ دینیات کا علم ہے۔ آپ کے خیال میں اگرچہ دینیات کا دعویٰ ہے کہ وہ اس علم کا جو سائنس کے علم سے باہر ہے معین اور حتمی جواب دیتا ہے۔ مگر جدید ذہن اس دعوے کو تسلیم نہیں کرتا۔ بلکہ اس بارہ میں وہ متشکک ہے۔ کیونکہ معین اور حتمی علم وہ صرف اس علم کو مانتا ہے۔ جو مادی دنیا کا علم اس کو حواس خمسہ کے تجربات اور مشاہدات سے حاصل ہوتا ہے چونکہ دینیات کے حصہ علم کو وہ اس طرح حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے دینیات کے ایسے دعاوی کو وہ اسکو زیادہ سے زیادہ تشکک کا مقام دے سکتا ہے یعنی وہ دینیات کے دعاوی کا تو انکار نہیں کرتا مگر اسکو صحیح بھی نہیں مانتا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغربی علماء یہ بات تو تسلیم کرتے ہیں کہ تجربہ اور مشاہدہ کی دنیا سے پرے کوئی دنیا موجود ضرور ہے۔ مگر اس کا معین اور حتمی علم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ ایسے علم کے متعلق جو نظریات قائم کرتا ہے۔ اس کی جانچ پڑتال کا نام فلسفہ رکھتا ہے۔ مسٹر رسل کے خیال کے مطابق فلسفہ زیادہ سے زیادہ ایسے سوالات کا جائزہ لیتا ہے۔ جو معین اور حتمی علم کے حدود سے پرلی دنیا کے متعلق انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس کے نزدیک فلسفہ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اس حصہ علم کے متعلق حقیقت کا عرفان حاصل کرے۔ ہاں اس حقیقت کے متعلق عقیدت کے حدود تک قیاس آرائی کر سکتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ فلسفہ کوئی یقینی علم نہیں ہے۔ یقینی علم صرف سائنس ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ طرز فکر ایسا ہے کہ اگر دنیا اس طرز فکر پر مصر رہے۔ تو قیامت تک دینیات کے حصہ علم کے متعلق وہ یقین حاصل نہیں کر سکتی جو سائنسی حصہ علم کے متعلق اس نے پا لیا ہے۔ یہی طرز فکر ہے۔ جس نے اس وقت تمام دنیا کو دینیات کے متعلق متشکک بنا دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں علم کا مادی نقطہ نظر ہمارے ذہنوں پر اتنا حاوی ہو چکا ہے۔ کہ ہم معین اور حتمی علم کے لئے سوا حواس خمسہ کے تجربہ اور مشاہدہ کے اور کسی ذریعہ کا قیاس بھی نہیں کر سکتے۔ ہم ہر اس حقیقت کے متعلق متشکک طرز فکر اختیار کر لیتے ہیں۔ جو مادی تجربات اور مشاہدات کے معمل میں ثابت نہیں ہو سکتی

سوال یہ ہے کہ جب ہم کسی ایسی حقیقت کو مان لیتے ہیں جو طبعیات کی دنیا کے پرے ہے۔ اور اس کے مانے بغیر چارہ نہیں۔ کیونکہ مسٹر رسل بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ زندگی کے بہت سے سوالات ہیں جو کسی تجربہ گاہ میں ثابت نہیں کئے جا سکتے۔ اور جن کے متعلق فلسفہ بھی یقینی علم مہیا نہیں کر سکتا۔ تو کیا ہمارا فرض نہیں ہے۔ کہ ہم غور کریں کہ فلسفہ کے غیر یقینی طرز فکر کے علاوہ کوئی اور بھی ذریعہ ممکن ہو سکتا ہے۔ جو ان سوالات کے متعلق معین اور حتمی علم دے سکے۔ بلکہ کیا یہ خیال کرنا جائز نہ ہوگا۔ کہ اس شعبہ علم کے متعلق فلسفہ کی دخل اندازی ناواجب ہے۔ اور فلسفیوں کے عقل کے متعلق تصور کو مادی حدود سے محدود کر دیا گیا ہے۔ یعنی کسی نتیجہ کی معقولیت اور غیر معقولیت کا معیار ہم نے سائنسی معمل کے تجربات اور مشاہدات کو سمجھ لیا ہے۔ اور اس طرح ہم نے عقل کو لنگڑا لولا بنا رکھا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ اگر ہم کو کوئی ایسا ذریعہ معلوم ہو جائے۔ جس سے ہم تجرباتی سائنس کی مدد کے بغیر ان سوالات کے جن کا فلسفہ ادھورے جوابات دیتا ہے معین اور حتمی جوابات حاصل کر سکیں ایسے ذریعہ کو معقول نہ سمجھیں۔ اور اس کو غیر عقلی قرار دیں۔

اگر ہم معین اور حتمی طور پر یہ مان لیں کہ زندگی سوائے ایک مادی مشین کے اور کچھ نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں تو واقعی عقل مادی حالتوں تک ہی محدود ہوگی۔ لیکن اگر ہم معین اور حتمی طور پر یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور پوری زندگی کے تصور میں کچھ ایسے خطے موجود رہتے ہیں۔ جن کو سائنسی تجربہ گاہ میں سمجھا نہیں جا سکتا۔ تو پھر اگر کوئی ایسا ذریعہ معلوم ہو جائے۔ جس سے ہم ان خطوں کے متعلق معین اور حتمی علم حاصل کر سکتے ہیں۔ تو پھر مکمل زندگی کے تصور کے نقطہ نظر سے اس ذریعہ کو کیوں غیر معقول سمجھا جائے۔ اور کیوں نہ عقل کی ایسی تعریف کی جائے۔ جس میں یہ ذریعہ بھی شامل کر لیا جائے۔ صاف لفظوں میں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ الہام ان مشکوک سوالات کے معین اور حتمی جوابات مہیا کر سکتا ہے تو پوری زندگی کے افہام و تفہیم کے نقطہ نظر سے الہام کو بھی ہم معقول ذریعہ علم کیوں نہ قرار دیں؟

فرض کیجئے کہ فلسفہ اور سائنس ملکر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ اس کائنات کا کوئی بنانے والا موجود ہونا چاہیئے۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ جو ذرائع علم ہم کو اس نتیجہ پر پہنچاتے ہیں۔ ان کو تو ہم معقول کہیں لیکن ایک ایسے ذریعہ علم کو جو ہمیں اس کائنات کے بنانے والے وجود کے متعلق یہ معین اور حتمی علم مہیا کرتا ہے۔ کہ واقعی ایسا وجود موجود ہے۔ ہم غیر معقول کے زمرے میں شمار کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بات کتنی غیر معقول ہے کہ ہم کسی صانع کائنات کے وجود کے متعلق ظن غالب تو سائنس اور فلسفہ سے پیدا کر سکتے ہیں۔ مگر یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ اس وجود نے اپنے متعلق معین اور حتمی ذریعہ علم بھی کوئی مقرر کر رکھا ہے۔

سائنس میں جو علم ہمیں حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کو ہم معین اور حتمی سمجھتے ہیں اور ایسے علم کے حصول کے ذرائع کو عقلی کہتے ہیں۔ پھر جن سوالوں کا جواب سائنس نہیں دے سکتی۔ ان سوالوں کو اس عقل کے مطابق سمجھنا چاہتے ہیں۔ جو سائنسی حدود کو ملحوظ رکھتی ہے۔ کیا یہ معقولیت ہے؟ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ فلسفہ درحقیقت ایک نہایت ہی غیر معقول ذریعہ علم ہے۔ جب پانی ماپنے اور کپڑا ماپنے کے پیمانے یکساں نہیں ہو سکتے۔ تو ان سوالوں کا جواب جن کا معین اور حتمی جواب سائنس نہیں دے سکتی۔ اس عقل سے سوچنا جو نری سائنس کی پیداوار ہے۔ کیا یہ غیر معقول بات نہیں؟

سوال یہ ہے جب لوگ فلسفہ جیسی نامعقول چیز میں اپنا وقت ضائع کرنا برا نہیں سمجھتے۔ اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ گز سے دریا کا پانی ماپنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی غیر معقولیت محسوس نہیں کرتے۔ تو پھر ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیئے کہ اگر ایک شخص مندرجہ ذیل دعوےٰ کرتا ہے۔ تو کیا ان کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ اس کے دعوے کی جانچ پڑتال کے لئے اپنا وقت عزیز صرف کریں۔

"اے عزیزو! اے پیارو!! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالےٰ کا الہام ہے۔ خدا تعالےٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے۔ یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۱)

جب مسٹر برٹرینڈرسل نے ایک ایسے علم کو سیکھنے اور اس کی تاریخ لکھنے میں اتنا وقت صرف کیا ہے۔ جس کے متعلق اس کا اپنا بھی یہ دعوےٰ نہیں کہ اس سے کوئی متعین اور حتمی علم حاصل ہو سکتا ہے۔ تو کیا یہ کوئی ایسی ہی غیر معقول بات ہے کہ اگر ایک شخص ایسے علم کی طرف دعوت دے۔ جس کے اس کا دعوےٰ ہو کہ متعین اور حتمی علم حاصل ہو سکتا ہے اس کی بالکل پروا نہ کی جائے۔ جب سائنس کے متعین اور حتمی علم کے باہر بھی کچھ سوالات قابل جواب رہ جاتے ہیں۔ تو کیوں نہ ہم محض فلسفیانہ دماغی عیاشی میں جس کا دعوےٰ ان سوالات کے متعین اور حتمی جوابات مہیا کرنے کا ہے ہی نہیں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایسی ذریعہ کی طرف متوجہ ہوں۔ جو ان کے متعین اور حتمی جوابات مہیا کرنے کا دعویدار ہو۔ کیا اس بات میں کوئی معقولیت نہیں؟

ولادت

مکرم مسعود احمد صاحب رپورٹر اخبار الفضل کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱؍جون بروز پیر لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر سے نوازے نیز دولت علم سے مالا مال فرما کر خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سندھ کے ایک نامور بزرگ کا کشف اور اخبار "آزاد"

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ متعینہ صوبہ سندھ

الفضل مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۱ء میں ایک مضمون زیر عنوان "سندھ کے ایک نامور بزرگ کا کشف" شائع ہو چکا ہے جسمیں مختلف شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت پیر رشید الدین صاحب العلم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق کی اور حضور کی خدمت میں ایک عقیدت مندانہ خط اپنے دو مخلص مریدوں کے ہاتھ روانہ کیا۔

اس کے جواب میں اخبار "آزاد" لاہور مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء میں ایک بیان جناب پیر ضیاء الدین صاحب کی طرف منسوب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ اس میں جن شکوک کا اظہار کیا گیا ہے ان کا ازالہ ذیل میں کیا جاتا ہے:-

بیان کے شروع میں لکھا ہے:-

"جب یہ مضمون خانقاہ راشدیہ گوٹھ پیر جھنڈا کے بزرگ اور سجادہ نشین حضرت پیر ضیاء الدین شاہ صاحب قبلہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے بہت حیرت و استعجاب کا اظہار کیا"

ہمیں تعجب ہے کہ مکرم پیر صاحب نے اس مضمون پر کیوں حیرت و استعجاب کا اظہار کیا۔ کیونکہ یہ مضمون کوئی نیا نہیں تھا جو پیر صاحب موصوف کے علم میں پہلی دفعہ آیا ہو۔ بلکہ اس سے قبل کئی دفعہ مختلف ذرائع سے یہ مضمون پیر صاحب کے سامنے پیش ہو چکا ہے اور پیر صاحب پر اچھی طرح واضح ہے کہ جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں یہ کشف کئی بار آ چکا ہے۔ پھر پیر صاحب موصوف کے حیرت و استعجاب کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:-

"ہمارے اکابرین پر اس قسم کے اتہامات اور افتراء پردازیوں سے مرزائی دھرم کبھی فروغ نہیں پا سکتا"

مکرم پیر صاحب! احمدیت کے پاس زندہ نشانوں کی کوئی کمی نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جس بلند درجہ پر فائز فرمایا ہے اس کے لئے ہزاروں نشانات زمینی اور آسمانی نقلی اور عقلی عطا فرمائے۔ مگر ان نشانات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضرورت ہے عقل خداداد اور قلب سلیم کی اور اگر یہ چیز نہ ہو تو کوئی دلیل اور نشان فائدہ نہیں دے سکتا۔

باقی رہا حضرت پیر صاحب العلم کا کشف جو انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کے بارے میں دیکھا تو وہ بھی ان ہزاروں تائیدی گواہوں میں سے ایک ہے جو حضور اقدس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے قائم کئے۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:-

"ہمارے بزرگ نے کبھی مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود تسلیم نہیں کیا"

محترم پیر صاحب آپ کا ارشاد حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ پیر سید رشید الدین صاحب کی کشفی شہادت پچپن ۵۵ سال سے شائع ہو رہی ہے۔ اور متعدد طریقوں سے اس کی توثیق ہو رہی ہے۔

اوّل۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب انجام آتھم جو ۱۸۹۶ء کی شائع شدہ ہے۔ اس میں حضرت پیر صاحب کا وہ خط بزبان عربی درج ہے جو پیر صاحب نے لکھا۔ خط حسب ذیل ہے:-

"انی رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واستفسرتہ فی امرک وقلت بیّن لی یا رسول اللّٰہ أھو کاذب مفتر او صادق فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ صادق ومن عند اللّٰہ فعرفت أنک علی حق مبین وبعد ذالک لا نشک فی امرک ولا نرتاب فی شأنک ونعمل کما تامر فان تامرنا أن نذھب الی امریکہ فاناننذھب الیھا وما یکون لنا خیرۃ فی امرنا وستجدنا ان شاء اللّٰہ من المطاوعین"

کتاب انجام آتھم متحدہ ہندوستان کے تمام گدی نشینوں اور نامی علماء کو بھیجی گئی تھی۔

دوم۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "سراج منیر" میں وہ دوسرا خط درج فرمایا ہے جو خواجہ غلام فرید صاحب چشتی۔ پیر نواب صاحب بہاولپور کو حضور نے فارسی میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ خط ۲۷ شعبان ۱۳۱۴ھ کو لکھا گیا ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"شیخے دیگر پیر صاحب العلم است کہ بزرگے من خواب دیدند و درباره من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در مجلسے عظیم شہادت دادند وسوئے من آن مکتوبے نوشتند کہ در ضمیمہ انجام آتھم از نظر آں مکرم گذشتہ باشد"

سوم۔ ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور کتاب "حقیقۃ الوحی" شائع فرمائی۔ اس کے صفحہ ۲۰۲ پر نشان ۱۲ کے تحت حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میری نسبت پیر صاحب العلم سندھی نے جن کے ایک لاکھ مرید تھے اور وہ اپنی نواح میں مشہور بزرگ تھے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ سچا ہے اور ہماری طرف سے ہے"

چہارم:- مولوی حسن علی صاحب بہاری جیسے نامور عالم اور مبلغ اسلام کی کتاب "تائید حق" ۱۸۹۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کا مفصل ذکر ہے۔

پنجم:- پانچویں شہادت حضرت سیٹھ اسماعیل صاحب آدم کی ہے جو خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ جن کو حق کی تلاش ہو وہ سیٹھ صاحب موصوف سے مل کر تسلی کر لیں۔ سیٹھ صاحب نے پیر صاحب کی کشفی شہادت اور ارشاد پر ہی حضرت اقدس علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔

پس ان معتبر شہادتوں کے ہوتے ہوئے کس طرح اس امر کا انکار کیا جا سکتا ہے کہ حضرت پیر صاحب العلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مصدقین میں سے تھے اور سابقون الاولون کا درجہ رکھتے تھے۔

پھر اس مخالفت کو دیکھتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہو رہی تھی یہ ناممکن ہے کہ مخالف علماء پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہ پہنچے ہوں اور انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہ بھڑکایا ہو۔ مگر حضرت پیر صاحب کی طرف سے تردید کا نہ ہونا بتاتا ہے کہ یہ شہادت بالکل درست ہے اور پیر صاحب دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صادق اور برحق سمجھتے تھے۔

کیا یہ تعجب انگیز امر نہیں کہ خود پیر صاحب العلم رحمۃ اللہ علیہ نے ان شائع شدہ باتوں کی تردید نہ کی۔ نہ ان کے بیٹے نے کبھی تردید کی۔ اب پوتا پچپن ۵۵ سال بعد ۱۹۵۱ء میں اس شہادت کی تردید کر رہا ہے یا للعجب!

پھر پیر ضیاء الدین شاہ صاحب لکھتے ہیں:-

"ایک بار فرمایا کہ یہ شخص دیوانہ ہے۔ یہ ظاہر بات ہے کہ سچے نبی مجنون نہیں ہوتے"

الحمد للہ! کہ پیر صاحب محترم نے خود اس شہادت کی تصدیق کر دی جو پیر رشید الدین صاحب نے بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے بارہ میں فرمایا کہ:-

"در عشق ما دیوانہ شدہ است"

لیکن یہ نہ سمجھے کہ یہ دیوانگی اور جنون وہ نہیں جو انبیاء علیہم السلام کے منکر انبیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے عشق اور محبت کی دیوانگی ہے۔ جو ہر نبی کا خصوصی نشان ہے اور جس کی طرف ووجدک ضالاً فھدیٰ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند"

افسوس کہ پیر ضیاء الدین صاحب جذبۂ مخالفت کے غلبہ سے متأثر ہو کر خدا اور اس کے رسولؐ کے عشق کی دیوانگی میں اور عام پاگلوں والی دیوانگی میں فرق نہ کر سکے۔ یہ وہی عاشقانہ دیوانگی ہے جو مخالفین کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

ما صاحبکم بمجنون

یعنی جسے تم مجنون سمجھتے ہو وہ درحقیقت مجنون نہیں بلکہ یہ تمہاری سمجھ اور عدم حقیقت شناسی کا قصور ہے ورنہ یہ وہ دیوانگی ہے جس پر کروڑوں فرزانگیاں قربان کی جا سکتی ہیں۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:-

"ہم اور ہمارے مریدین بفضلہ تعالیٰ اسی مسلک قدیم پر ہیں۔ مرزائیوں کو یہ خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہئے کہ ہمارے مرید ان کے شیطانی پروپیگنڈے سے متأثر ہو کر ارتداد کی دلدل میں پھنس گئے"

محترم پیر صاحب! اس قسم کے اعلان کوئی نئے نہیں۔ شروع سے خدا تعالیٰ کے پیاروں اور مقدسوں کا انکار کرنے والے ایسے ہی اعلان کرتے رہے۔ مگر باوجود ان اعلانوں کے اور مخالفانہ فتووں کے اللہ تعالیٰ اپنے مقدسوں کی قبولیت پھیلاتا ہی چلا گیا۔ آپ سب لوگوں کو ہمیشہ کے لئے دھوکہ نہیں دے سکتے۔ سندھ۔ کراچی اور بمبئی میں حضرت پیر رشید الدین صاحب کے مریدان باصفا میں سے بہت سے احمدیت قبول کر چکے ہیں اور جوں جوں لوگوں کو سچائی کا علم ہوتا جا رہا ہے وہ اس الٰہی سلسلہ میں منسلک ہوتے جاتے ہیں۔

قضاء آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کا حلفیہ بیان

پیر ضیاء الدین صاحب کا "آزاد" میں شائع شدہ بیان جب حضرت سیٹھ اسماعیل آدم صاحب کو پڑھ کر سنایا گیا تو انہوں نے اپنے قلم سے ایک حلفیہ بیان تحریر فرمایا۔ ہم ناظرین کے استفادہ کے لئے وہ بیان درج ذیل کرتے ہیں:

"بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کراچی مورخہ ۵ مئی ۱۹۵۱ء
مکان نمبر ۱۴۹ لسنبی سٹریٹ۔
گارڈن ویسٹ کراچی ۳

اخبار الفضل مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء میں جو میرا خط پیر سائیں جھنڈے والے رشید الدین صاحب کے نام اور پیر صاحب موصوف کا جوابی خط میرے نام شائع ہوا ہے میں حلفیہ طور پر اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جس کی جھوٹی

قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہتا ہوں کہ یہ دونوں خط میرے سوالی اور پیر صاحب کے جوابی دونوں درست ہیں۔ اور میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات شائع شدہ ۱۸۹۳ء تک کی پڑھ کر اور پیر صاحب موصوف کی شہادت پر ہی حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی تھی اور میں اسبات کا زندہ شاہد ہوں۔ جس شخص کو اسبارہ میں تسلی کرنی ہو وہ میری رہائش گاہ کراچی میں تشریف لاکر بالمشافہ گفتگو کر سکتے ہیں۔ والسلام خاکسار اسمٰعیل آدم"،

جناب پیر ضیاء الدین صاحب نے ایک خط میں جو انہوں نے اپنے ایک دوست کو لکھا ہے بعض مزید شکوک کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ہم نے پیر سائیں رشید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بابت کوئی بات نہیں سنی اور نہ ہمارے والد صاحب (رشد اللہ شاہ) نے کوئی بات ان کی نسبت کہی ۔۔۔۔۔۔ باقی خلیفہ عبد اللطیف اور عبد اللہ عرب اور اسماعیل آدم کی باتوں کا بھی ہمیں کوئی علم نہیں۔"

پیر صاحب کی تحریر سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ ان کو ان شہادتوں کے بارہ میں کوئی علم نہیں۔ اب ظاہر ہے کہ پیر صاحب کو ان باتوں کا علم نہ ہونا اس بات کا ثبوت نہیں کہ یہ باتیں غلط اور خلاف واقعہ ہیں۔ کیونکہ عدم علم سے عدم شیٔ تو لازم نہیں آتی۔ ہم نے جو شہادتیں لکھی ہیں وہ چھپن ۵۶ سال سے شائع ہو رہی ہیں اور ایک زندہ شاہد اب تک خدا کے فضل سے موجود ہے۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:۔

"پیر سائیں سید رشید الدین صاحب اگر مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور امام مہدی مانتے اور ماریکہ جانے کے لئے کہتے تو ایسے ضروری کام کی تبلیغ بھی ضرور کرتے اور ہم لوگوں کو جو ان کی اولاد ہیں ضرور بتاتے"

حضرت پیر رشید الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا علم بذریعہ کشف ہوا۔ تو انہوں نے بلا تاخیر اپنے دو مخلص مریدوں کو دستی خط بیعت کا دے کر قادیان بھیجا۔ اور اپنے مریدوں میں بھی اس کا اعلان کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے دلی دوست سیٹھ صالح محمد حاجی اللہ رکھا صاحب جب مدراس سے ان کے پیر صاحب العلم کے پاس گئے۔ تو انہیں بدستور مصدق پایا۔ بلکہ انہوں نے عام مجلس میں کھڑے ہو کر اور ہاتھ میں عصا لے کر تمام حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیا کہ میں ان کو اپنے دعویٰ میں حق پر جانتا ہوں۔ اور مجھے کشف کی رو سے معلوم ہوا ہے۔ اور ان کے صاحبزادہ صاحب نے کہا کہ جب میرے والد صاحب تصدیق کرتے ہیں۔ تو مجھے بھی انکار نہیں۔

ضمیمہ انجام آتھم ص۲۰ مطبوعہ ۱۸۹۶ء

غرض پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فرض کو پورا کر دیا۔ اور اس الٰہی پیغام کو پہونچا دیا۔ اگر ان کی اولاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصدق نہیں۔ تو اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ پیر صاحب العلم بھی مصدق نہیں تھے۔

یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ ایمان ایک روحانی نعمت ہے۔ جس کا قلب سے تعلق ہے۔ اس میں نسبی وراثت نہیں چلتی۔ انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات ایک قوم کا بزرگ ایمان لایا۔ مگر قوم اور خصوصاً اولاد ایمان سے محروم رہ گئی۔ ہمارے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے واقعات بھی اس امر پر شاہد ہیں۔

چنانچہ ھرقل شاہ روم کا واقعہ بخاری میں تفصیل سے مذکور ہے کہ جب اس نے دربار خاص میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا اعلان کیا۔ تو تمام عمائد بگڑ گئے۔ نجاشی شاہ حبشہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا۔ اس کی وفات پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ بھی پڑھا۔ مگر اس کی اولاد عیسائیت پر قائم رہی اور ایمان نہ لائی۔ آج تک حبشہ کی حکومت عیسائی ہی چلی آرہی ہے۔

عبد اللہ بن سلام کا واقعہ بھی مشہور ہے۔ کہ یہودی ہونے کی حالت میں کس طرح قوم ان کو واجب الاطاعت اور معزز ترین بزرگ سمجھتی تھی۔ مگر جب آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تو یکدم ساری قوم بگڑ گئی۔ اور ان پر الزام دھرنے لگی۔

یہی حال یہاں ہوا کہ حضرت پیر صاحب العلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے کشف صریح کی برکت سے امام الزمان پر ایمان لائے۔ مگر اولاد نے اس برکت سے حصہ نہ لیا۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر بالفرض مان لیا جائے کہ یہ کشف درست ہے تو بھی مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس کشف کے الفاظ میں صراحت نہیں۔ اسلئے مختلف معانی ان سے نکالے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ پہلے کشف میں جو کہا گیا۔ کہ "لنا رت" یعنی ہماری طرف سے ہے۔ تو اس سے مرزا صاحب کا دعوےٰ ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔"

پیر صاحب محترم نے کوئی وجہ نہیں پیش کی کہ ان عبارت کے الفاظ سے حضرت اقدس علیہ السلام کی سچائی میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے۔ جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب نے پیر صاحب سے یہی تو پوچھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ سچے ہیں یا جھوٹے؟ اس درخواست پر پیر صاحب نے استخارہ کیا۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشف میں ملے۔ حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد ہماری طرف سے ہے۔ اگر مخالفانہ جذبہ سے مبرا ہو کر اس فرمان نبوی پر غور کیا جائے۔ تو روز روشن کی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت ہو جاتی ہے۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:۔

"پیر صاحب کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی صادق ہے اس کا مطلب ہم یہ لے سکتے ہیں کہ وہ اپنے گمان۔ باطل خیالی اور ادعا کے مطابق سچا ہے۔ نہ نفس الامر میں"۔

حضرت پیر صاحب! آپ جیسے بزرگ اور صاحب علم سے ہمیں ایسی توقع نہیں تھی۔ کیا قرآن کریم سے یا احادیث سے کوئی مثال ملتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک جھوٹے۔ کذاب اور دجال کے لئے ھو صادق۔ ھو صادق۔ ھو صادق کے الفاظ ارشاد فرمائیں۔ اگر اسبات کو تسلیم کیا جائے تو بالکل امان اٹھ جاتی ہے۔ کوئی منطقی اصول بھی اجازت نہیں دیتا کہ ایسا مفہوم لیا جائے۔ پھر اللہ تعالےٰ کا رسول جو صادقوں کا صادق اور فصاحت میں بے نظیر تھا ایسا رکیک کلام اپنی زبان سے کیسے نکال سکتا ہے۔

پھر پیر صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر خواب کے صریح الفاظ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی تصدیق کرتے تو بھی مرزا صاحب کا دعویٰ ثابت نہ ہو سکتا۔ کیونکہ رؤیا اور کشف دلائل شرعیہ میں سے نہیں ہے"

افسوس جب انکار کی طرف ہی طبیعت کا رجحان کر لیا جاوے۔ تو کوئی بڑے سے بڑا نشان بھی فائدہ نہیں دے سکتا۔

قرآن کریم اور احادیث سے رؤیا کی اہمیت کا ہرگز انکار نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

الرؤیا الصالحۃ جزء من ستۃ واربعین جزءًا من النبوۃ (بخاری)

یعنی رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ صبح کی نماز کے بعد اپنی رؤیا صحابہ کے سامنے بیان فرماتے نہ صرف یہ بلکہ صحابہ کی خوابیں بھی سنتے اور ان کی تعبیر فرماتے

بہر حال رؤیاء صالحہ کو اسلام نے بہت اہمیت دی ہے۔ چنانچہ شریعت کے کئی ایک اہم مسائل کی بنیاد بھی رؤیاء صالحہ ہی کے ذریعہ رکھی گئی ہے اسلام میں اذان کو جو اہمیت حاصل ہے وہ مخفی نہیں اتنی بڑی اہمیت رکھنے والی چیز کو رؤیا کے ذریعہ سے ہی سمجھایا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ رؤیا ایک بہت بڑی حقیقت ہے۔

لمحہ فکریہ

حضرت پیر رشید الدین صاحب العلم رحمۃ اللہ علیہ علمائے راسخین میں سے تھے آپ کو اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق تھا۔ جب آپ نے استخارہ کیا تو متواتر تین دفعہ آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کشف میں ہوئی۔ گویا آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بالمشافہ بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب صادق اور برحق ہیں۔ درحقیقت یہ ایک نہایت قابل قدر کشف ہے۔ جس سے شیطان کو ذرہ بھر بھی دخل نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من رآنی فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی (بخاری کتاب الرؤیا)

یعنی جو شخص رؤیا میں مجھے دیکھے۔ وہ درحقیقت مجھے ہی دیکھتا ہے۔ کیونکہ شیطان میری شکل میں متمثل ہو کر نہیں آسکتا۔

پس ہم سید رشید الدین صاحب العلم کی محبت کا دم بھرنے والوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس عارف ربانی کے نقش قدم پر چلیں اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو قبول کریں کہ آپ ہی وہ مسیح موعود ہیں۔ جن کا صدیوں سے انتظار تھا۔

اسمعوا صوت السماء جاء المسیح جاء المسیح
نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار

پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل احباب کے غیر احمدی رشتہ دار تقسیم کے وقت سے ان کی تلاش میں ہیں اور ان کی طرف سے بہت پریشان ہیں اگر یہ دوست خود اس اعلان کو پڑھیں یا ان کے واقف احباب میں سے کسی کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ منشی عزیز الدین صاحب معرفت حکیم عبد الرشید صاحب اجنالوی ۲۷۶ کوچہ سیٹھاں سیٹھ منھا بازار لاہور کو اطلاع دیں۔

(۱) بابو فقیر محمد صاحب تار بابو جو قادیان سٹیشن پر ٹیلیگراف کلرک تھے۔ (۲) عزیز الدین صاحب جہر پوری حجام ڈاکخانہ تکیریاں ضلع ہوشیارپور (۳) علی محمد صاحب گھسیٹ پوری ڈاکخانہ تکیریاں ضلع ہوشیارپور

فلسطین کا پس منظر

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مولوی فاضل سابق مبلغ شام)

یہودی مطالبات

یہودی فلسطین میں آباد ہونے اور یہاں اپنا قومی وطن یا حکومت بنانے کے لئے مندرجہ ذیل وجوہات و مطالبات پیش کیا کرتے ہیں۔ میں ان مطالبات کو جوابات کے ساتھ تحریر کرتا ہوں۔

(۱) یہود کے تاریخی اور مذہبی روابط فلسطین سے وابستہ ہیں۔ دو ہزار سال قبل فلسطین کے ایک حصہ پر یہودی حکومت تھی۔ اور ہیکل سلیمانی بھی یہاں ہے۔ اس لئے فلسطین ہمیں ملنا چاہیئے۔

جواب۔ اگر طویل عرصہ اور غیر منقطع قبضہ کسی علاقہ کے قبضہ پر قطعی حق دے دیتا ہے تو تیرہ سو سال سے عربوں کا قبضہ یہود کے دعویٰ کو خارج کر دیتا ہے۔ اگر یہودیوں کے اس مطالبہ کو منطق اور قانونی رنگ میں تسلیم کر لیا جائے۔ تو ایک قوم دوسری قوم پر ایک ملک دوسرے ملک پر چڑھائی کر دے۔ اور ساری دنیا کا امن ہمیشہ کے لئے برباد ہو جائے اور جنگوں کا سلسلہ کبھی بھی بند نہ ہو۔ کسی ملک سے تاریخی اور مذہبی تعلق دنیا کی کسی قوم کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ وہ ملک اصل باشندوں سے چھین لیا جائے۔ فلسطین کے اصل باشندے عرب ہیں۔ عربوں کو یہودیوں سے کوئی عداوت نہیں۔ جو یہودی یہاں سینکڑوں سال سے آباد ہیں۔ وہ امن کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کو مذہبی عبادات کی اجازت تھی۔ اور ان کو ہر قسم کے مجلسی حقوق حاصل تھے۔

دینوی اور سیاسی نقطہ نگاہ سے کسی علاقہ پر قبضہ محض ان لوگوں کا ہو سکتا ہے۔ جو وہاں آباد ہوں۔ اور وہاں زندگی بسر کر رہے ہوں۔ خواہ بیرونی باشندوں کے لئے اس میں کس قدر عقیدت اور تقدس کی وجوہات ہوں۔ نیز جو طریقہ یہود نے فلسطین میں آباد ہونے کا اختیار کر رکھا ہے۔ یہ سراسر ناجائز ہے۔ اور یہ دراصل فلسطین پر چڑھائی کرنا ہے۔ اور دوسروں کے لقمہ کو چھیننے والی بات ہے۔

(۲) یہود کہتے ہیں۔ کہ صدیوں سے ہم بے وطن ہیں۔ اس وجہ سے ہماری، فلسطین میں آباد ہونے کی خواہش ہے۔

جواب۔ کسی چیز کی خواہش کا ہونا اور اس پر قبضہ کرنا یہ الگ الگ نظریات ہیں۔ کیا ہر خواہش حق پر مبنی ہوا کرتی ہے۔ اگر اس طرح خواہشات کو پورا کیا جانے لگا۔ تو بین الاقوامی حالات سازگار نہیں ہو سکتے۔

(۳) یورپ کے یہود تاریخ کے دور حاضرہ میں زیادہ ترقی یافتہ اور منظم ہیں۔ تجارتی اور صنعتی لحاظ سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اس لئے فلسطین کا ملک اور اس کے باشندے زیادہ ترقی کر سکتے ہیں۔ فلسطین کی موجودہ ترقی صرف یہودی باشندوں کی وجہ سے ہوئی ہے۔

جواب۔ اگر اس قسم کے دلائل کو تسلیم کیا جائے۔ تو کسی ترقی یافتہ قوم کا حملہ اور جارحانہ اقدام کسی غیر ترقی یافتہ قوم کے خلاف جائز قرار دینا پڑیگا۔ اس لئے سیاسی اور قانونی لحاظ سے یہ دلیل نہ صرف کمزور ہے۔ بلکہ انسانیت کے ابتدائی اصولوں کے بھی منافی ہے۔ عجیب بات ہے کہ یہودی ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ یہود کے لئے فلسطین کے سوا کوئی اور جگہ نہیں۔ جہاں وہ جائیں۔ اور دوسری طرف وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ یہود فلسطین کے سوا کسی اور جگہ جانے کی خواہش نہیں رکھتے۔ فلسطین کے باشندے افریقہ کے باشندوں سے زیادہ اور بدرجہا ترقی یافتہ ہیں۔ یہود کیوں افریقہ کے بر اعظم میں جا کر زمینوں کو آباد نہیں کرتے اور وہاں کے غیر مہذب باشندوں کو تہذیب سکھاتے حقیقت یہ ہے۔ کہ یہود نے عربوں کے خلاف بیرونی دنیا میں غلط پروپیگنڈا کر رکھا ہے۔ جو حقیقت سے کوسوں دور ہے۔

(۴) یہود یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ فلسطین میں رہائش کے لئے کافی گنجائش ہے۔ اور اس کے ویران علاقوں کو پھر آباد کیا جائے۔ تو اقتصادی ترقی کے کافی امکانات پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

جواب۔ اگر فلسطین میں رہائش کے لئے گنجائش موجود ہے۔ تو یہودی کیوں عربوں کو اپنے علاقہ سے نکال رہے ہیں۔ باوجود اقتصادی سکیموں کے اس وقت تک یہود اپنے غلہ اور خوراک کو فلسطین سے پورا نہیں کر سکتے۔ اور وہ اس سلسلے میں بیرونی دنیا سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور آئے دن یہود شرق اردن اور لبنان سے بکریاں اور مویشی چرا لیتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ فلسطین کے ایک عربی خاندان کی سالانہ آمد ۲۶۰ روپیہ سے زائد نہیں۔ اگر ہر کنبے کی مجموعی اوسط پانچ افراد لگائی جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ ایک شخص کی سالانہ آمدنی ۵۲ روپیہ ہوئی۔ فلسطین کی زراعت ناکافی ہے۔ اور آدھا علاقہ ناقابل کاشت ہے۔ "والٹر شا" کمیشن نے اپنے بیان میں صاف تحریر کیا ہے۔ کہ فلسطین کی اراضیات خود عربوں کے لئے ناکافی ہیں۔

یہودی قوم کا عملی سلوک عربوں کے ساتھ یہ ہے۔ کہ اس نے اپنے کارخانوں میں عربوں سے کام لینا بند کر دیا ہے۔ بلکہ وہاں یمن اور عدن کے یہودی کام کرتے ہیں اور اقتصادی لحاظ سے مقامی باشندوں کو کمزور کر دیا گیا ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ جن حکومتوں نے "اسرائیل" کو تسلیم کیا ہے۔ اور یہود کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ وہ کیوں ایک مقررہ کوٹہ کے حساب سے انہیں اپنے ملک میں آباد ہونے کی اجازت نہیں دیتیں۔ لیکن یہاں تو ایک طے شدہ سکیم اور پروگرام ہے۔ اسے عملی جامہ پہنانا اور فلسطین سے عربوں کو نکالنا مقصود ہے۔

عربوں کے مطالبات

فلسطین جغرافیائی۔ سیاسی۔ اقتصادی۔ ثقافتی اور اجتماعی لحاظ سے عربوں کا ملک ہے۔ عربوں کے مطالبات اصول پر مبنی ہیں۔ بلکہ عربوں کو کوئی مطالبہ کرنا ہی نہیں چاہیئے۔ لیکن اینگلو امریکن بلاک کی پالیسی نے عربوں کو مجبور کیا۔ کہ وہ ذیل کے مطالبات پیش کریں:

(۱) یہودی ہجرت کو قطعی ممنوع قرار دیا جائے۔

(۲) یہود کے نام انتقال اراضی نہ کیا جائے

(۳) انتداب اور لارڈ بلفورڈ کے وعدہ کو جو یہود کی تائید میں تھا۔ ختم کر دیا جائے۔

(۴) عربوں کی آزادی اور خود مختاری کا اعلان کر دیا جائے۔

مطالبات بالا کا ایک ایک لفظ ہر انصاف پسند شخص سے اپیل کرتا ہے لیکن انہیں ٹھکرا دیا گیا۔ اور عدل و انصاف کو رسوا کیا گیا۔

مجلس اقوام متحدہ کے چارٹر میں یہ درج ہے۔ "عوام کو حق خود ارادیت حاصل ہے اور نظام حکومت کا فیصلہ کرنا خود عوام کا کام ہے"۔ مگر یہ مجلس اقوام متحدہ جس کا فرض دنیا میں قیام امن ہے۔ وہ فلسطین کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے۔ دنیا سے امن اٹھا دیا جاتا ہے۔ فلسطین کا مسئلہ "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا مصداق ہے۔

عربوں کی شکست کے داخلی و خارجی موجبات

اس امر کے شک میں قطعی گنجائش نہیں۔ کہ فلسطین میں اسرائیل کا قیام یورپ اور امریکہ کی حکومتوں کی مدد اور ان کے سہارے سے ہوا ہے۔ اور یہ وہ سب سے بڑی خارجی وجہ ہے۔ جس سے فلسطین عربوں کے ہاتھ سے گیا۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ جسے ہرگز فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ عربوں کی بعض سیاسی اور دفاعی غلطیاں تھیں۔ جو عربوں کی شکست کا باعث ہوئیں۔ موسیٰ العلمی مشہور عرب سیاسی لیڈر نے اپنی تازہ تصنیف "عبرة فلسطین" میں اس پر مفصل روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے عربوں کی بعض داخلی کمزوریوں کو عریاں کیا ہے۔ جن کا ماحصل یہ ہے۔

(۱) نظام عسکری میں نقائص تھے۔

(۲) یہود کے مقابلہ میں اسلحہ قدیم اور ناقص تھا

(۳) مواصلات کا انتظام تسلی بخش نہ تھا۔

(۴) بعض اہم شہروں اور مقامات کا دفاع کمزور تھا۔

(۵) صلح قبول کر کے عربوں نے خطرناک سیاسی غلطی کی۔

(۶) عرب افواج میں کامل اتحاد نہ تھا۔ یہود کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا گیا تھا۔

چاہے کچھ ہو۔ عربوں کی شکست کا نقطہ مرکزی برطانوی انتداب۔ ٹرومین کی ذاتی کوشش اور مجلس اقوام متحدہ کا جمہوریت اور مساوات کے اصولوں کو چھوڑ دینے پر ہے۔ باوجود عربوں کے پاس اسلحہ کم ہونے کے ان کو فوجی شکست نہیں ہوئی۔ بلکہ عارضی صلح کا ڈھونگ رچا کر عربوں کو دھوکہ دیا گیا۔ اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے۔ کہ عربوں کو فوجی شکست ہرگز نہیں ہوئی۔ میں ان لوگوں کے نظریہ کا سخت مخالف ہوں۔ جو عربوں کو فلسطین کی جنگ میں شکست خوردہ سمجھتے ہیں۔ بلکہ برطانیہ اور امریکہ کی سیاسی چال نے عربوں کو دھوکہ دیا۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) محمد افضل صاحب صدیق تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے بھائی محمد اسلم نے فسٹ ایر کا امتحان دیا ہے۔ (۲) چودھری بشارت احمد صاحب راولپنڈی کے چھوٹے بھائی ذوالفقار احمد نے ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان دونوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں نیز انکی بڑی ہمشیرہ کی صحت بہت کمزور ہے۔ اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ (۳) دین محمد صاحب گھی فروش جہلم کو میعادی بخار آ رہا ہے۔ کمزوری بھی کافی ہو چکی ہے۔ (۴) محمد ابراہیم صاحب احمدی کنسٹیبل پولیس تھانہ گگو ضلع منٹگمری کا لڑکا محمد ارشاد بشیر بیمار ہے۔ اور دیگر لڑکیاں بھی خسرہ کی مرض سے بیمار ہیں۔ (۵) محمد رمضان صاحب قلعہ لچھمن سنگھ کو کئی دن سے سخت بخار ہو رہا ہے۔ (۶) ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب (نیروبی) کا حبس البول کی وجہ سے اپریشن ہونا قرار پایا ہے۔ بظاہر یہ اپریشن بہت مشکل ہے۔ احباب کرام ان سب بیماروں کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم سے خاکسار کو آج مورخہ ۹ احسان ۱۳۳۰ ہش ساڑھے تین بجے دوپہر چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت اور تندرستی سے رکھے۔ نیز نومولود کو مسعود خادم دین بنائے۔ لمبی اور صحت والی عمر عطا کرے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اللھم آمین۔ خاکسار غلام محمد ثاقب

دعائے مغفرت: مورخہ ۳۰/۳۱ مئی کی درمیانی شب کو حضرت سید امیر حسین شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ فورنگ ضلع گجرات عرصہ سات ماہ بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور موصی تھے۔ احباب آپ کی بلندی درجات اور آپ کے لواحقین کے لئے صبر کی دعا فرمائیں۔ عبد العزیز احمدی از گلیانہ ضلع گجرات۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ:- اسقاط حمل کا مجرب علاج فی تولہ ڈیڑھ روپیہ ۱/۸ ۔ مکمل خوراک گیارہ تولے پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

ماہنامہ "درویش" اور ہماری مشکلات

جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بزم درویشاں قادیان گذشتہ چار ماہ سے قادیان سے ماہنامہ "درویش" شائع کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مگر حصول ڈیکلریشن میں پے در پے رکاوٹوں کی وجہ سے اشاعت میں دیر ہوتی جا رہی ہے۔ اس وقت یہ کاروائی جن مراحل میں سے گذر رہی ہے وہ امید افزا ہیں۔ چونکہ بعض معاونین و مخلصین احباب کی طرف سے دریافت کیا جا رہا ہے۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ سب احباب ان مبارک ایام میں درد دل سے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری جملہ مشکلات کو آسان کر دے۔ اور ہمیں اس ماہنامہ کی جلد اشاعت کی توفیق عطا فرما کر سیدنا حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس بستی مرکز قادیان سے اللہ تعالےٰ کی آواز کو بلند کرنے کی سعادت عطا فرماوے۔ آمین۔ ڈیکلریشن مل جانے کے بعد اس سلسلہ میں مفصل اعلان شائع کیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(صدر بزم درویشان قادیان)

چندہ زکوٰۃ کا قائمقام نہیں ہے

بعض احباب کی طرف سے وقتاً فوقتاً یہ استفسار ہوتا رہتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر کمانے والے احمدی پر جو چندہ لازمی قرار دیا ہے اور جس کی شرح آجکل آنہ فی روپیہ ہے اس کے علاوہ حضرت اقدس کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو لوگ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ یا اس سے زیادہ بطور چندہ ادا کرتے ہیں۔ کیا ان کو علیحدہ زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ یا وہ زکوٰۃ کو اس چندہ میں شامل سمجھیں پس احباب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ایک مومن پر مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی فرض نہیں۔ بلکہ اس کے علاوہ اور بھی کئی مالی عبادتیں رکھی گئی ہیں۔ انہیں عبادتوں میں سے ایک عبادت چندہ عام یا حصہ آمد ہے۔ جو ہماری جماعت کے احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے بموجب ادا کرتے ہیں۔ یہ چندے زکوٰۃ کے قائمقام نہیں ہیں۔ پس زکوٰۃ ایک الگ فریضہ ہے جو باوجود مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی صاحب نصاب افراد پر واجب الادا رہتا ہے اور اسکی ادائیگی نہایت ضروری ہے (ناظر بیت المال ربوہ)

خدا ایک پیارا خزانہ ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے محبوب حقیقی یعنی اللہ تعالےٰ کے عشق میں محو ہو کر اپنی تصنیف لطیف "کشتی نوح" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ دولت (ذات باری تعالیٰ) لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے۔ اگرچہ وجود کھونے سے حاصل ہو۔۔۔۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں"

تحریک جدید کے مجاہدو! آپ خدا تعالیٰ ایسے پیارے خزانہ کو حاصل کرنے کے لئے اپنے موعود خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مالی قربانی کے وعدے پیش کئے ان وعدوں کے ایفاء کے لئے رمضان کا مبارک مہینہ ایک بہترین موقعہ ہے۔ ۲۹ رمضان سے قبل اپنے وعدے سو فی صدی پورا کر کے اپنے محبوب امام المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی مقبول دعاؤں کے مستحق بنیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

روزہ کی فلاسفی

قرآن کریم میں رمضان المبارک کے برکات کے ذکر میں فرمایا ھدًی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان (پارہ دوم) نیز فرمایا۔ کہ اُمت مسلمہ پر روزوں کے حکم کا بوجھ ایسا نہیں ہے۔ کہ پہلی اُمتوں پر یہ حکم نہ تھا۔ بلکہ پہلی امتوں کو بھی روزوں کا حکم دیا گیا تھا۔ اور روزوں کے حکم میں فلاسفی اور حکمت یہ ہے لعلکم تتقون کہ اے مسلمانو تاکہ تم تقویٰ شعار بنو

(۲) روزہ جسے عربی زبان میں صوم کہتے ہیں۔ اور صوم کے معنی رُکنے کے ہیں۔ اور اصطلاح میں صوم کے معنی کھانے۔ پینے اور عورت کے پاس جانے سے رکنے کے ہیں۔ گویا ایک روزہ دار خدا کے حکم کے ماتحت اپنے کھانے پینے کی اشیاء سے مجتنب رہتا ہے۔ اور اپنی بیوی کے پاس نہیں جاتا۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جو شخص خدا کے حکم کے ماتحت حلال اشیاء کے قریب نہیں جاتا۔ تو وہ حرام کا ارتکاب کیونکر کر سکتا ہے۔

(۳) حدیث شریف میں آیا ہے۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہٖ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہٗ وشرابہٗ (مشکوٰۃ) کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی باتیں اور اس کے مطابق عمل کرنے سے باز نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کے بھوکے پیاسے رہنے سے کوئی سروکار نہیں۔ یہ حدیث ان لوگوں کے لئے وعید ہے۔ کہ جو روزہ رکھ کر روزہ کے آداب کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ گویا ایسے لوگوں کو اس نیکی کا کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ روزہ رکھ کر الٹے کام کر کے خدا کے عذاب کو چھیڑنے والے ہونگے۔

جماعتوں کے عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ احباب کو ان مسائل سے واقف کریں۔ اور ہدایت کریں۔ کہ روزہ کے حکم کی تعمیل روزہ کے آداب کے ساتھ کریں۔ اور خدا سے اجر حاصل کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقہ

لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صدقہ کی غرض سے ۳۰/- روپے کی رقم بھجوائی۔ جس سے بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

اعلان منجانب دارالقضاء

عزیزہ بیگم صاحبہ بنت منشی عبدالخالق صاحب نے اپنے خاوند مسمی نظام الدین صاحب ولد مہر اللہ دتہ صاحب ورود الیہ حال محلہ سنت پورہ ضلع لائلپور کے خلاف دعویٰ استقرار حق دائر کیا ہے۔ اس کی اطلاع مکرم نظام الدین صاحب کو حسب معمول دی۔ مگر وہ مقررہ تاریخ پر تشریف نہیں لائے۔ اس لئے اب بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۱ء کو پیش ہو کر پیروی کریں۔ اس تاریخ کو سماعت بہرحال ہو گی۔

(ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

اعلان منجانب دارالقضاء

مکرم شیخ محمد شریف صاحب معرفت شیخ عبدالرحمن صاحب لائلپور رل سپلائی کمپنی برانڈرتھ روڈ لاہور سے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب نے مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں دفتر سے شیخ صاحب موصوف کو حسب معمول اطلاع کی۔ تو ان کی چٹھی بوجہ عدم پتہ کے واپس آ گئی ہے۔ اب ۹ جولائی تاریخ سماعت مقرر کی جاتی ہے۔ اور بذریعہ اخبار مکرم شیخ محمد شریف صاحب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ اس تاریخ کو سماعت بہرحال ہو گی۔

(ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ پاکستان)

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں!

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس موسم گرما میں کیلئے ۳۰-۵ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ!

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

صندلین۔ خون پیدا کرتی اور خون صاف کرتی ہے۔ قیمت خوراک ایک ماہ ساڑھے دو روپے۔ دوخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

امریکہ جاپان کے صلح نامہ میں روس کو شامل کرنا نہیں چاہتا

ماسکو ۱۲ رجون۔ روس نے جولائی یا اگست میں ان تمام ممالک کے نمائندوں کی صلح کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز پیش کی ہے۔ جنہوں نے جاپان کے خلاف جنگ لڑی۔ تا کہ جاپان کے ساتھ صلح کے معاہدے پر غور و فکر کیا جائے۔ روس کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ وہ ایک نوٹ کی شکل میں امریکی سفیر کے حوالے اتوار کو کی گئیں اور اس کی نقول امریکہ فرانس اور چین (کمیونسٹ) کو ارسال کردی گئیں۔ اس نوٹ میں اس اصول پر زور دیا گیا۔ کہ معاہدہ صرف ایک ہی ملک کی شرائط پر نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ان تمام ممالک کے نظریات کو بھی شامل کرنا چاہیئے جنہوں نے جاپان کے خلاف جنگ میں حصہ لیا۔ روسی نوٹ میں امریکہ پر اس امر کا الزام لگایا گیا۔ کہ امریکی حکومت چین اور روس کے بغیر ہی جاپان سے صلح کرنی چاہتی ہے۔ تا کہ پیسفک میں جارحانہ گروپ بنائے۔ اور روس اور چین کے خلاف جاپانی فوجوں کو از سر نو منظم کرے۔

فقیر ایپی کے ساتھیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

بنوں ۱۲ رجون۔ آٹھ ڈاکوؤں کو جنہوں نے انگریزوں کے دور حکومت میں فقیر ایپی کا ساتھ دیا تھا۔ اپنے آپ کو شمالی وزیرستان کے پولیٹیکل ایجنٹ کے حوالہ کردیا ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے پاکستان کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا۔ اور فقیر ایپی کے ساتھ اپنے متعلق اظہار افسوس کیا۔ اور کہا ہے۔ کہ انہیں اس امر کا یقین ہو گیا ہے۔ کہ پاکستان ایک سچی اسلامی مملکت ہے۔ اور فقیر ایپی جو کچھ انہیں بتاتا رہا وہ گمراہ کن اور غلط ہے۔

ہمیں ایران کی حکومت سے پوری ہمدردی ہے (نہرو)

نئی دہلی ۱۲ رجون۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے اس امر کا اظہار کیا کہ ایران نے تیل کو قومی ملکیت بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان کو اس سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ ایران نے تیل کو قومی ملکیت بنانے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اس کا اندازہ قانونی نقطۂ نظر سے نہیں لگایا جا سکتا۔ کیونکہ اس سے قومی مفاد وابستہ ہے۔ ۱۹۳۳ء کے معاہدے کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ مشرق وسطیٰ میں اس قسم کے جو معاہدے ماضی میں طے پا سکے انہیں کسی صورت میں بھی دو مساوی حصہ داروں کے درمیان معاہدے قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ہندوستان بھی ایران کے تیل کے مسئلہ میں اتنا ہی فکر مند ہے۔ جتنا ایران جس کے ساتھ ہمارے دوستانہ تعلقات ہیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی ہے کہ ایران ہندوستان کو پہلے کی طرح تیل بہم پہنچاتا رہے گا۔

شام اقوام متحدہ میں احتجاج کریگا

قاہرہ ۱۲ رجون۔ ان خبروں کے بعد کہ فلسطین میں اقوام متحدہ کے مبصر اعلیٰ جنرل ریلے نے فلسطینی اراضیاتی کمپنی کو یہ اجازت دے دی ہے۔ کہ شامی اسرائیلی سرحد کے غیر فوجی منطقہ کی ان زمینوں کو جو عربوں کی ملکیت نہیں ہے۔ سکھانے کا کام جاری رکھ سکتی ہے۔ دمشق کی خبر ہے کہ یہودیوں کو کام جاری رکھنے کی اجازت دینے کے متعلق جنرل ریلے کے فیصلہ کے بارہ میں شامی وزیر اعظم خالد الاعظم نے کہا۔ کہ انہوں نے اقوام متحدہ کے شامی وفد کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ اس خبر کی تحقیق کریں۔ اور اگر صحیح ہو۔ تو وہ احتجاج کریں۔ (اسٹار)

چاند کا سفر کرنیوالوں کی کانفرنس

لندن ۱۲ رجون۔ ستمبر کے مہینہ میں بین السیاراتی سفر کے محققین کا بہت بڑا اجتماع ہونے والا ہے۔ یہ محققین اور سائنسدان دنیا کے تمام حصوں سے آکر لندن کے کیکسٹس ہال میں جمع ہوں گے۔ جہاں اس امر پر غور کیا جائے گا۔ کہ چاند کو پہنچنے والا خلا کا جہاز کیونکر بنایا جائے۔ اور ضروری سامان سے لیس کیا جائے۔

برطانوی سفیر کا انتباہ

طہران ۱۲ رجون۔ برطانوی سفیر متعین ایران سر فرانسس شیپرڈ نے دوستانہ تعلقات پر زور دیا۔ اور اس بات کا انتباہ کیا۔ کہ دشمنوں کے پروپیگنڈے سے باخبر رہنا چاہیئے۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان پھوٹ ڈلوانا چاہتا ہے۔

ترکیہ کے لئے امریکی سامان

استنبول ۱۲ رجون۔ ترکیہ اپنی شہری ہوابازی کے سامان امریکہ سے خریدنے والا ہے۔ سرکاری طیارہ ران کمپنی کے جنرل منیجر ایم رضا سرسل خریداری کے مشن پر نیویارک گئے ہوئے ہیں۔ وہ امریکہ میں شہری ہوابازی کے سامان کے کارخانوں کا بھی معائنہ کریں گے (اسٹار)

یمن میں مصر کا سفارتی نمائندہ

طائز ۱۲ رجون۔ مصر کے پہلے وزیر مختار برائے یمن مسٹر غالب حسین رشدی نے اپنی اسنادِ سفارت شاہ احمد کو پیش کردی ہیں۔ اس موقعہ پر وزیر مملکت القاضی محمد العمری اور وزارت خارجہ کے انڈر سیکرٹری موجود تھے۔

جنگ کوریا میں پولینڈ چیکوسلواکیہ اور ہنگری بھی حصہ لے رہے ہیں

نیویارک ۱۲ رجون۔ چینی ذرائع سے جو خبریں یہاں پہنچی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ روس اور اس کے ماتحت ملکوں کے "فداکار" کوریا میں شمالی کوریا کی فوجوں کی مدد کر رہے ہیں۔ خبروں میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ رضاکار روسی منگول جاپانی جنگی قیدی۔ پول۔ چیک۔ ہنگری۔ لتھوانی۔ استونی اور لٹویا کے باشندے ہیں۔

مزید کہا گیا ہے کہ یہ نام نہاد رضاکار فوج ۲۰۰۰۰ سے زیادہ آدمیوں پر مشتمل ہے اور ایک سوویٹ مارشل کے زیر کمان منچوریا میں متعین ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس فوج کا ہیڈ کوارٹر منچوریا کے مقام چانگ چون میں ہے اور روسی مارشل کا نام کورنخوف بتایا گیا ہے۔

روس کی ایران اور عراق کے بعض حصوں پر نظر

لندن ۱۲ رجون۔ اخبار "اسکاٹسمین" کے لندن کے اڈیٹر نے خبر دی ہے کہ "آذر بائیجانی ڈیماکریٹک" ریڈیو نے وعدہ کیا ہے کہ سرخ فوج عراق اور ایران کے بعض حصوں کو "آزادی دلائے گی" اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک روسی ذریعہ کی طرف سے کھلے لفظوں میں ایسا وعدہ کیا گیا ہے۔

ایرانی حکومت اس نشرگاہ کو روسی سرزمین پر روسی ریڈیو تصور کرتی ہے۔ اور بعض جگہ اسے باکو کا ریڈیو سمجھا جاتا ہے۔ (اسٹار)

حاجیوں کے بھیس میں اشتراکی؟

لندن ۱۲ رجون "ڈیلی گرافک" کے بیان کے مطابق اس سال شمالی ایران سے مکہ جانے والے حاجیوں کی تعداد پہلے سے بہت بڑھ گئی ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ تیل کے علاقوں میں فساد پیدا کرنے کے لئے اس راستہ سے اشتراکیوں کو مشرق وسطیٰ روانہ کیا جا رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اشتراکی عناصر اینگلو ایرانی کمپنی کے مزدوروں کو بے شمار مطالبے پیش کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اور طہران کی خبروں کے مطابق اس سے تیل کی صورت حال اور بھی بگڑتی جا رہی ہے۔ (رائٹر)

برطانیہ میں نئے انتخابات ہونگے؟

لندن (ہوائی ڈاک سے) پارلیمنٹ کا حالیہ اجلاس جولائی کے آخر تک جاری رہے گا۔ لوگ کہتے ہیں۔ اس کے بعد عام انتخابات ہوں گے۔ اس کا فیصلہ وزیر اعظم کے ہاتھ میں ہے۔ یا اس دوران میں دار العوام کی اکثریت حکومت پر عدم اعتماد کی تحریک منظور کر دے تو ایسا ہو سکتا ہے۔ عام سیاسی احساس یہ ہے کہ شاید اکتوبر تک انتخابات نہ ہوں کچھ لوگ۔ اس وقت بھی نئے انتخابات کو بے وجہ سمجھتے ہیں

پارلیمنٹ کا بڑا کام یہ ہے کہ فنانشل بل کو منظور کرے۔ بجٹ کی مالی شرائط کا نفاذ کرے قومی صحت سروس کے سلسلے میں عینکوں اور مصنوعی دانتوں کے لئے نئے ٹیکسوں اور پنشن کے نئے قواعد پر مہر تصدیق ثبت کرے۔ انہی مسائل پر پچھلے اجلاس میں بڑے سیاسی جھگڑے اٹھے۔ ان جھگڑوں کا اثر اس سال شاید بعد میں بھی محسوس ہو۔ لیکن کم از کم اس وقت ان کا کوئی اثر باقی نہیں رہا۔ (ب۔ ا س)

وزیر خارجہ کا بیان

(بقیہ صفحہ اول)

انہیں جو موقعہ ملا۔ نتیجہ اس کے سوا کچھ نہ نکلا۔ کہ خود کمیشن ممبر اون ڈکسن اور وزراء اعظم نے انہیں جو روش اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے اسے ٹھکرا دیا کہنے کو پنڈت جی اب یہی کہتے ہیں کہ میں آزاد و غیر جانبدار رائے شماری کو مانتا ہوں۔ لیکن پہلے مناسب حالات پیدا کئے جائیں۔ مناسب سے ان کی مراد یہی ہوتی ہے کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں۔ جو حق و انصاف کی رو سے مناسب ہوں نہ ہوں۔ بہرحال ہندوستان کے موافق ضرور ہوں۔

---

۴ کا مقصد صرف ان خانماں برباد پناہ گزینوں کے ساتھ انسانی ہمدردی ہی نہیں ہے بلکہ مشرق قریب کے اقتصادی اور سیاسی استحکام کو برقرار رکھنا بھی ہے۔ (اسٹار)

عمان ۱۲ رجون۔ اردنی ہلال احمر کوشاہ ابن سعود نے اس امداد کے صلہ میں جو انہوں نے عرب پناہ گزین بچوں کی کی ہے